غزلیں

شیخ عبدالحمید

○

ایک پیغام لے کے چلتے ہیں
ہم ترا نام لے کے چلتے ہیں

کوئی تقریب چاہیے آخر
چل کوئی کام لے کے چلتے ہیں

آسماں بوجھ ہے کوئی سر کا
جس کو ہر گام لے کے چلتے ہیں

ہم چراغ ہوا سنبھالے ہوئے
بام در بام لے کے چلتے ہیں

خود کو اک خارزارِ وحشت میں
صبح تا شام لے کے چلتے ہیں

اس ابد کے سفر میں رکتے نہیں
ایک آرام لے کے چلتے ہیں

شیخ تنہا سفر نہیں کرتے
کوئی گلفام لے کے چلتے ہیں

چک ہری ہر بن، جھوسی، الہ آباد-211019 (یوپی)

پی۔پی۔سریواستورندؔ

○

تماشا یہ ہوا، گونگے تماشائی نے دستک دی
گھٹن کی بھیڑ میں رہ کر شناسائی نے دستک دی

پرندے پھڑ پھڑائے اور نہ پروائی نے دستک دی
عجب ماحول تھا جب حبسِ تنہائی نے دستک دی

تھکن اوڑھے، عذابِ آبلہ پائی نے دستک دی
سفر درپیش تھا جب میری رسوائی نے دستک دی

شکستہ آرزو، احساسِ پسپائی نے دستک دی
جنوں کی سیڑھیاں چڑھ کر تمنائی نے دستک دی

ہمارے گھر کے سناٹے نہ سوئے تھے، نہ جاگے تھے
دھواں سمتوں سے اب راتوں کی گہرائی نے دستک دی

الٰہی خیر ہو، کوئی مصیبت آنے والی ہے
اچانک کیوں مرے در پر مرے بھائی نے دستک دی

فضائے گم شدہ میں رندؔ مردہ قہقہے کب تک
اُٹھو، دیکھو کہ دروازے پہ سودائی نے دستک دی

R-16، سیکٹر 11، نوئیڈا (یوپی)، موبائل: 9711422058